سوال

(592)وعدہ معاف گواہوں کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض سنگین جرائم کے ثبوت کےلیے وعدہ معاف گواہوں پر اعتماد کرکے دوسروں کو سزادی جاتی ہے حالانکہ اس کی گواہی خود جرم یا جرم میں تعاون کرنے کی بنا ء پر مشکوک اورناقابل اعتماد بن جاتی ہے وہ جرم میں نہ ملوث ہونے والے کسی دیگرپر بھی الزام عائد کرسکتا ہے یا جرم کی خلاف جرم کی سنگینی یا نرمی کی بلاجواز گواہی دینا اس سے بعید ازقیاس نہیں سکتا ہے کہ خود مجرم ہواور قتل یا رجم جیسی سنگین سزا سے بچ نکلنے کےلیے ٹھہرادے خیال ہے کہ ایسا گواہ عادل نہیں ہوسکتا بایں ہمہ اگروہ اپنے جرم کا من و عن اقرار بھی کرلیتا ہے توکیا شرعی لحاظ سے وہ سزا کا مستوجب ہوگا یا نہیں ؟ اورکیا احکام کو ایسا وعدہ کرنے اوراسے جرم کی سزا معاف کرنے کا حق حاصل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وعدہ معاف گواہ کا دین اسلام میں کوئی تصور نہیں اس کا صف صاف مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ وعدہ معاف گواہ بہت بڑا مجرم ہونے کے باوجود خودساختہ قانون کی نظر میں بڑا پاک صاف ہے اگرچہ فی الواقع وہ ایسانہ ہواس کی حیثیت موم کی ناک سی ہے ارباب اقتدار جس طرف چاہیں موڑلیں اس کے ذریعے چاہیں توغیر مجرم کو مجرم قراردے دیں اوریہ سب سے بڑا ظلم ہے قران میں واضح حکم ہے ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا۟ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓا۟ أَوْ تُعْرِضُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ... سورة النساء ۱۳۵

''اے ایمان والو!انصاف پر قائم رہتے ہوئے اللہ کےلیے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اوررشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہویافقیر تواللہ ان کا خیر خواہ ہے توتم خواہش نفس کے پیچھے عدل نہ چھوڑدیناا گرتم پیچدارشہادت دوگے یا (شہادت سے)بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہواکہ دین دنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کےلیے عدل وانصاف کا دامن کسی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے خواہ ظاہری حالات آدمی کے نامساعد ہی ہوں ۔

مجرم کواپنےکئے کی سزا ہر صورت میں ملنی چاہیے جب تک صاحب حق معاف نہ کرے جرم معاف نہیں ہوتا خواہ اس میں حکام عمل دخل کی سعی کیوں نہ کریں حقوق العباد کا معاملہ نازک

ہے حکومت کا کام حقوق پر ڈاکہ ڈالنا نہیں بلکہ ہر حالت میں انصاف فراہم کرنا ہے اللہ رب العزت جملہ اہل اسلام میں فہم و فراست پیدا فرمائے ۔ آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص869

محدث فتویٰ